سنت بطور مصدر فقہ اسلامی اور استشراقی نقطہ نظر: تحلیل و تجزیہ

Sunnah as a source of Islamic Jurisprudence and Orientalist's view point: A Critical analysis

ڈاکٹر یاسر عرفات[i] ممتاز خان[ii]

Abstract

Fiqh is one of the major sciences of Islam and it represents the legal dimension of Islam .It was originated in the time period of the Holy Prophet Muhammad (SAW).Not only prophet laid its foundations but also He trained his companions through different practices so they may be able to solve the problems faced by Muslim society in different spheres of life regarding legal affairs. Prophet guided about the different sources of Islamic Fiqh. It was established in the time of Holy Prophet Muhammad (SAW) that Quran and Sunnah of the Prophet are the material sources of Islamic Fiqh.

Orientalists contributed a lot in the field of Islamic Fiqh. According to their view point which is believed by majority of their scholarship Sunnah is not the second source of Islamic Fiqh. They defined Sunnah in different way and do not linked it to Holy Prophet Muhammad (SAW). There are contradictory opinions in their writings about Sunnah, its origin, status and role, importance and significance and its preservation.in this article standpoint of the Orientalists about Sunnah as a source of Islamic Fiqh is being critically analyzed.

Keywords: *Sunnah, Fiqh, Orientalists, law, Prophet Muhammad (SAW)*

فقہ اسلامی کے مصادر میں دوسرا مصدر سنت رسول ہے۔ فقہ اسلامی کے مصادر میں یہی وہ ماخذ ہے جسے مستشرقین نے سب سے زیادہ تحقیق و تنقید کا موضوع بنایا۔ حدیث و سنت کی مباحث میں علمائے استشراق اس مصدر کے معتبر ہونے، اس کی تدوین و تحفیظ اور رسول اللہ ﷺ سے اس کے استناد کے بارے میں بحث کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ اسی طرح روایات کی اسانید کے تسلسل اور کبار محدثین کی مساعی کا تنقیدی مطالعہ بھی مستشرقین کی دلچسپی کا موضوع ہے۔ سنت کی تحقیق و تنقید کے مباحث میں مستشرقین سنت کے قرآن کے ساتھ تعارض، سنت کے سنت کے ساتھ تعارض اور سنت کے اقوال و افعال صحابہ کے ساتھ عدم مطابقت جیسے موضوعات میں گہری دلچسپی لیتے دکھائی دیتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ کا دین میں کردار اور مستشرقین

سنت کو موضوعِ بحث بنانے سے قبل مستشرقین نبی کریم ﷺ کے دین میں کردار اور آپ ﷺ کے مقاصد کی نشاندہی کرتے ہیں۔ پروفیسر جوزف شاخت کے مطابق نبی اکرم ﷺ کا مقصد نئے قانون کی تخلیق نہیں تھا، بلکہ جنت میں لے جانے اور جہنم سے بچانے والے اعمال کی تعلیم دینا تھا۔ وہ کہتا ہے:

---

i اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ و عربی، جی سی یونیورسٹی، فیصل آباد

ii پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، عبدالولی خان یونیورسٹی، مردان

> *"His aim as a prophet was not to create a new system of law. It was to teach men how to act, what to do, and what to avoid in order to pass the reckoning on the Day of Judgment and to enter paradise[1]."*

رسول اکرم ﷺ کے مقام حجیت کے بارے میں فاضل مستشرق لکھتا ہے کہ پیغمبر اسلام قانونی طور پر حجت نہیں تھے۔ مومنین کے لیے اُن کا مقام دینی و مذہبی اور عام آدمی کے لیے سیاسی تھا۔ وہ لکھتا ہے:

> *"His authority was not legal but, for the believers, religious and for the lukewarm ,political[2]."*

اسلامی قانون کا معروف مستشرق عالم اینڈرسن لکھتا ہے کہ حضرت محمد ﷺ نے جامع نظام قانون تشکیل دینے کی کوئی کوشش نہیں کی، بلکہ انہوں نے موجود قانون میں چند جزوی ترامیم تک خود کو محدود رکھا۔ کہتا ہے؛

> *"It is evident that Muhammad (Saw) himself made no attempt to work out any comprehensive legal system, A task for which he seems to have been singularly ill-suited; instead he contended himself with what went little beyond ad hoc amendments to the existing customary law[3]."*

معروف مستشرق سنوک ہر گرونجے لکھتا ہے کہ پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام اس بات سے بخوبی واقف تھے کہ وہ قانون سازی کرنے کے قابل نہ تھے۔ وہ لکھتا ہے:

> *"Mohammad knew too well how little qualified he was for legislative work[4]."*

ایمائل تیان (E.Tyan) بھی مذکورہ مستشرقین کی طرح اس نقطہ نظر کا حامل ہے کہ نظام قانون کا قیام یا قانون سازی پیغمبر اسلام کی ترجیحات میں شامل نہیں تھا۔ وہ لکھتا ہے؛

> *"When one glances through the work of Muhammad one is easily convinced that he did not intend to institute a new judicial system nor to introduce a new system of legislation[5]."*

پروفیسر جوزف شاخت اس نقطہ نظر کا بھی حامل ہے کہ نبی کریم ﷺ کے دور میں قانون دائرہ دین میں شامل نہیں تھا۔

> *"As had been the case in the time of the prophet, law as such fell outside the sphere of religion[6]."*

مستشرقین کی ذکر کردہ آراء سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ وہ اپنی مخصوص ذہنی بناوٹ کے ساتھ اسلام کا مطالعہ کرتے ہیں۔ اسی طرح مستشرقین اسلام کے ابتدائی دور میں مغربی طرز کا عدالتی نظام تلاش کرتے ہیں، جس بناء پر وہ امور کی حقیقت پانے سے قاصر رہتے ہیں۔ وہ اسلامی نصوص و ادب کا براہ راست مطالعہ نہیں کرتے اور عموماً اپنے پیش رؤوں کے نتائج تحقیق ہی پر انحصار کرتے ہیں اور مختلف امور و میادین میں مسلمانوں کا موقف جانے بغیر اپنی تفہیم اور ادراک کو اسلام کا موقف ثابت کرنے کے لئے کوشاں دکھائی دیتے ہیں۔ قرآن مجید کی تعلیمات اور احکامات کو نبی اکرم ﷺ نے ایک مخصوص عملی شکل میں وجود بخشا، اور جس طریقے سے آپ نے قرآن پر عمل کیا وہ معاشرے کا قانون بن گیا۔ قرآنی وحی کا نزول نبی کریم ﷺ پر ہوا اور اس کی تشریح و توضیح کی ذمہ داری بھی آپ ﷺ پر ڈالی گئی۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ"[7]

"اور ہم نے آپ پر بھی یہ نصیحت نامہ اتارا ہے تاکہ آپ لوگوں پر ظاہر کر دیں جو کچھ ان کے پاس بھیجا گیا ہے"

قرآن کریم کی تبیین و تشریح کا فریضہ سرانجام دینے کے ساتھ ساتھ رسول اکرم ﷺ نے نصوص کی تفہیم کے لیے تعقل و تفقہ کی تعلیم بھی دی۔ صحابہ کرام سے اس کی عملی طور پر مشق کروائی، تاکہ استنباط احکام اور تفہیم دین کے میادین میں حضرات صحابہ مہارت تامہ کے حامل ہو جائیں اور پیش آمدہ حوادث ونوازل پر حکم لگا سکیں۔ فقہی و قانونی امور میں صحابہ کرام کی تربیت کے اہتمام سے یہ پتہ چلتا ہے کہ قانونی امور اور معاملات دین میں اساسی حیثیت کے حامل ہیں۔ اصحاب رسول ﷺ کی بڑی تعداد قانونی اور فقہی بصیرت سے آراستہ تھی۔

ابو اسحاق شیرازی لکھتے ہیں:

"اعلم ان أکثر أصحاب الرسول الذین صحبوہ ولازموہ کانوا فقہاء[8]"

آپ ﷺ کی فقہی و قانونی سرگرمیوں کے بارے میں دستیاب مواد سے اس بات کی نشاندہی ہوتی ہے کہ دیگر میادین زندگی کی طرح قانونی امور بھی آپ ﷺ کی دلچسپی اور دائرہ فکر و عمل میں شامل رہے ہیں، اور اسلامی قانون نے اپنی ابتدائی صورت آپ ﷺ کی حیات طیبہ ہی میں پائی۔ ڈاکٹر مصطفٰی اعظمی لکھتے ہیں:

"In the first century A.H, judges were appointed, legal codes were drawn up, and legal literature did make it appearance. All providing evidence that Islamic law did exist from the time of prophet himself[9]."

پہلی صدی ہجری ہی میں قاضی تعینات ہوئے، قانونی قواعد وضوابط طے ہوئے اور قانونی ادب ظہور پذیر ہوا جس سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ اسلامی قانون دور نبوی سے موجود تھا۔ شعبہ قضاء کی بنیاد نبی اکرم ﷺ نے خود رکھی اور یہ منصب اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو عطا ہوا تھا۔ ارشادِ ربانی ہے:

"فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ عَمَّا جَاءَكَ مِنَ الْحَقِّ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً[10]"

نبی اکرم ﷺ کے کیے گئے فیصلوں (جو مختلف مستند ذرائع سے اکٹھا کر کے یکجا طور پر پیش کر دیئے گئے ہیں) اور قاضی بنا کر مختلف علاقوں کی طرف روانہ کرنے کی روایات سے اندازہ ہوتا ہے کہ قانون آپ ﷺ کے نزدیک کس قدر اہمیت کا حامل تھا۔ آپ ﷺ کی حیات مبارکہ اور بعد کے ادوار میں جو لوگ عہدہ قضا پر فائز کیے جاتے، تو انہیں تلقین کی جاتی کہ فیصلہ کرتے وقت سب سے پہلے نص قرآنی کی طرف رجوع کریں اور نبی کریم ﷺ کی سنت کو مد نظر رکھیں۔ مثلاً حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قاضیوں اور عمال کو لکھے گئے خطوط میں یہ نصیحت و تلقین واضح طور پر موجود ہے۔ ابن قیم ذکر کرتے ہیں:

"وفی کتاب عمر بن الخطاب الی شریح: اذا وجدت شئیافی کتاب اللہ فاقض بہ وتلتفت الی غیر وان أتاک شیئی لیس فی کتاب اللہ قابض بماسن رسول.........[11] "

اس طرح کی کئی روایات موجود ہیں جن کو مد نظر رکھنے سے رسول اکرم کے مقام اور فقہی و

قانونی حجیت کا پتہ چلتا ہے۔اسی طرح یہ دعویٰ کہ قانون رسول اکرم ﷺ کی حیات میں دائرہ دین سے خارج تھا، ایک بے بنیاد دعویٰ ہے۔قرآن وسنت کی بنیاد پر ایک قانونی نظام متعارف کروایا گیا جو اپنی روح اور ظاہری بناوٹ کے اعتبار سے انفرادیت کا حامل تھا۔ مسلمان معاشروں میں قرآن اور سنت کی حجیت اور اس دائمی پن کو دور نبوت سے ہی تسلیم کیا گیا ہے۔ان دونوں کے درمیان اس قدر گہرا ربط ہے کہ انہیں ایک دوسرے سے الگ نہیں کیا جا سکتا، بلکہ ان دونوں کو ایک ناقابل تقسیم وحدت(*Integral whole*) کہا جا سکتا ہے۔

اسلامی قانون اور رسول اکرم ﷺ

نبی اکرم ﷺ کو قانونی معاملات سے گہری دل چسپی تھی جس کا پتہ قرآن مجید سے بھی چلتا ہے۔ڈاکٹر ظفر اسحاق انصاری لکھتے ہیں:

> *"He undoubtedly had a serious interest in legal questions ,That is obvious even from the qur'anic verses which embody provisions relating to such matter, as family law, inheritance, criminal law, law of evidence, etc. In the context of this discussion the Quranic legal provisions, are of great significance since they reflect the characteristic attitudes of the prophet, for the Quran had played a vital role in shaping them[12]."*

بلاشبہ قانونی معاملات و مسائل میں آپ ﷺ گہری دل چسپی لیتے تھے۔اس بات کا اندازہ قرآنی آیات سے بھی ہوتا ہے (عائلی قوانین، وراثت، فوجداری قانون اور قانون شہادت سے متعلقہ آیات سے) قرآن مجید کی قانونی و احکامی آیات سے نبی اکرم ﷺ کے ممتاز رویوں کا پتہ چلتا ہے۔

رسول اکرم ﷺ کی حیات مبارکہ میں مسلمان جملہ امور میں (بشمول قانونی معاملات) آپ ﷺ کی طرف رجوع کرتے، اس لیے کہ آپ وحی قرآنی کے حامل تھے۔اسی طرح مسلمان معاشرے اور اسلامی ریاست کے سربراہ تھے، اور سب سے بڑھ کر یہ کہ صحابہ کرام کا آپ ﷺ پر ایمان اور اعتماد تھا۔ڈاکٹر انصاری اس بات کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> *"Questions pertaining to these (legal matters) were bound to be refferd to the prophet because of belief in his being the recipient of revelation from God and in recognition of his capacity as the head of the Muslim community and state, and above all because of the trust and esteem in which he was held by his followers[13]."*

سنت کی تعریف و تفہیم اور مستشرقین

اسلامی قانون کے مصادر میں سے سنت پر مستشرقین نے خصوصی توجہ دی۔انہوں نے اپنی تحقیقات میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ مسلمانوں کا دعویٰ کہ سنت فقہ اسلامی کا دوسرا بڑا ماخذ ہے اصابت پر مبنی نہیں ہے۔سنت کی تعریف و تفہیم کے لیے علمائے استشراق مسلمان علماء و محققین کے نکتۂ نظر اور دلائل کو پس پشت ڈالتے ہوئے خود سے مفہوم کی تعیین کرتے دکھائی دیتے ہیں۔معروف مستشرق گولڈزیہر سنت کی تعریف کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"The Sunnah is the embodiment of the views and practices of the oldest community[14]."

اس کے بقول سنت سابقہ لوگوں کے نظریات واعمال کا نام ہے۔یعنی اس کا مطلب ہے کہ اس مصدر کی نسبت رسول اکرم ﷺ کی طرف کرنا درست نہیں ہے۔

پروفیسر جوزف شاخت کے بقول؛ آغاز میں سنت کی اصطلاح اپنے سیاق وسباق میں فقہی و قانونی سے زیادہ سیاسی مفہوم میں استعمال ہوتی رہی ہے۔اس کا اطلاق خلفائے راشدین کے انصرام مملکت اور حکمت عملی سے ہوتا تھا۔شاخت اس کی ابتداء حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی سنت سے کرتا ہے۔اس کے خیال میں سنتِ رسول کا تصور ان واقعات سے سامنے آیا جو تیسرے خلیفہ حضرت عثمان بن عفان کی شہادت پر منتج ہوئے، جنہیں اس الزام کی پاداش میں شہید کیا گیا کہ وہ اپنے پیش روؤں کے طرز عمل (سنت) سے منحرف ہو گئے تھے۔پروفیسر شاخت کے مطابق سنت رسول کی اصطلاح سب سے پہلے خارجی رہنما ابو عبداللہ بن عباد نے خلیفہ عبدالملک کے نام لکھے گئے خط میں استعمال کی تھی۔اس کے بقول دینی مفہوم میں یہ اصطلاح سب سے پہلے خلیفہ عبدالملک ہی کے نام حسن بصریؒ کے لکھے گئے مکتوب میں استعمال کی گئی۔اسی طرح جوزف شاخت یہ بھی سمجھتا ہے کہ اسلامی قانون میں اس اصطلاح کا ابتدائی استعمال فقہائے عراق نے پہلی صدی کے اواخر میں کیا تھا۔وہ لکھتا ہے:

"Sunnah in its Islamic context originally had a political rather than a legal connotation; it referred to the policy and administrative acts of the first two caliphs, Abu Bakr and Umar, should be regarded as binding precedents, arose probably at the time when a successor to Umar had to be appointed (23/644) and the discontent with the policy of the third caliph, 'Uthman, which led to his assassination in 35/655 ,took the form of a charge that he in his term, had diverged from the policy of his predecessors and, Implicity, from the Quran .
In this connexion, there appeared the concept of the Sunna of the prophet, not yet identified with any set of positive rules but providing a doctrinal link between the Sunna of Abu Bakr and Umar' and the Koran. The earliest, certainly authentic, evidence for this use of the term 'Sunna of the prophet is the letter addressed by the khariji leader Abu Abd Allah ibn Ibad to the ummayyed caliph Abd Al-Malik about 76/965.
The same term with a theological connotation, and coupled with the example of the forebears", occurs in the contemporary treatise which Hasan Al-Basri Addressed to the same caliph. It was introduced into the theory of Islamic law, presumably towards the end of the first century, by the scholars of Iraq[15]."

سنت کے بارے میں اپنے نقطہ نظر کی تعمیر میں جوزف شاخت، ڈی ایس مارگولیتھ کے نتائج تحقیق پر انحصار کرتا دکھائی دیتا ہے۔مارگولیتھ لفظ سنت کے متعدد استعمالات نقل کرنے کے بعد لکھتا ہے:

"The practice of the prophet in these stories is far commoner than any other phrase. The context in which these expressions are most frequently used is in reference to the third caliph ,'Uthman, whose conduct was supposed to differ seriously from that of his predecessors, though the charges formulated against him are always somewhat vague it seems clear that the second source of law was not yet anything quite definite, but merely what was customary, and had

the approval of persons of authority, all of whom presently merged in the prophet[16]."

مار گولیتھ "سنت رسول" کے استعمال کو سیدنا عثمانؓ کے دور سے منسوب کرتا ہے اور اسلام کے دوسرے قانونی ماخذ کی باقاعدہ تعیین کا انکار کرتا ہے۔ وہ معاشرتی عادات و رسوم کو دوسرا ماخذ تصور کرتا ہے، جو ارباب اقتدار کی چاہت اور منشاء سے فروغ پاتے۔

بریومان (Bravemann) مار گولیتھ کے نقطۂ نظر کو تنقید کا نشانہ بنا کر لکھتا ہے کہ سنت کے رسول اللہ ﷺ سے تعلق اور اس کی آپ کی طرف نسبت کا پتہ چلنا سیدنا عثمانؓ کی شہادت کے ساتھ خاص کرنا درست نہیں۔ اس لیے کہ حضرت عثمانؓ نے جب حلف اٹھایا تھا تو اس میں سیرت رسول کی اصلاح شامل تھی (جیسا کہ بلاذری نے ذکر کیا ہے) جس سے رسول کا عمل اور طریقہ کار مراد ہے اس سے یہ بات پتہ چلتی ہے کہ رسول کا عمل رسول کے ساتھ خاص تھا اور اس سے مراد کسی طبقے یا معاشرے کا عمل نہیں۔ وہ لکھتا ہے:

"D.s. Margoliouth.Assumes that the practice of the prophet, which in the early times is most frequently mentioned in reference to 'Uthman, was not yet anything quite definite, but merely what was customary, that is: "The practice of the Muslims, or of the community..... with respect to this theory it must be stated that the very specific term sirat rasuli-ullah which is used in 'Uthman's oath of office (in Al-baladuri's report) for the practice and procedure of the prophet' makes it perfectly clear that what is meant by the expression' the practice of the prophet is the specific personal practice of the prophet, sirat rasuli-ullah ,that is specifically demanded from the candidate to be elected as Umar's successor....It is evident that the prophet had his specific, personal practice) consisting of concrete, single practices, procedures, which no less that the practice indicated in the Quran, could, of coures, in part have roots in earlier practices... [17]"

سنت کا مفہوم

سنت کے بنیادی معنی راستہ، طریقہ، دستور، طرز عمل، عادت اور روش زندگی کے ہیں۔ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

"مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهُ، كَانَ لَهُ أَجْرُهُ وَمِثْلُ أُجُورِهِمْ، مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا، وَمَنْ سَنَّ سُنَّةً سَيِّئَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهُ، كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهُ وَمِثْلُ أَوْزَارِهِمْ، مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئًا[18]"

"جس نے اچھا طریقہ جاری (رائج) کیا اور اس کے بعد اس پر عمل کیا گیا تو رائج کرنے والے کو (جاری کرنے کا) اجر ملے گا اور عمل کرنے والوں کی مثل اجر بھی ملے گا۔ بغیر اس کے کہ ان کے اجر میں کوئی کمی آئے اور جس نے برا طریقہ جاری کیا اور اس کے بعد اس پر عمل ہوا تو جاری کرنے والے کو اس کا بوجھ (گناہ) اٹھانا ہوگا اور عمل کرنے والوں جتنا بوجھ بھی اٹھائے گا بغیر اس کے اُن کے بوجھ میں کوئی کمی واقع ہو۔"

اسلام سے قبل عرب کے جاہلی ادب میں بھی سنت کا لفظ عام طور پر استعمال ہوتا تھا۔ یہ سابقہ رسوم اور آباء واجداد کے مثالی طرز عمل کے لیے مستعمل تھا۔

معروف شاعر لبید بن ربیعہ اپنے معلقہ میں کہتا ہے:

"من معشر سنت لهم آباؤهم ولكل قوم سنة وامامها[19]"

"اس کا تعلق اس قبیلہ سے ہے جن کے اسلاف نے ان کے لیے ایک مثالی طرز عمل کی طرح ڈال دی ہر قوم کا ایک طرز عمل (طریقہ کار) اور اس کا اپنار ہنما ہوا کرتا ہے۔"

قرآن مجید میں سنت اور اس کی جمع سنن کے الفاظ سولہ مرتبہ استعمال ہوئے ہیں۔ اسی طرح احادیث نبویہ میں بھی لفظ سنت اور اس کے مشتقات بکثرت ذکر ہوئے ہیں۔

اصطلاحی مفہوم

شرعی علوم و فنون کے ماہرین کے نزدیک سنت کا لفظ مختلف معانی و مطالب کے لیے مستعمل ہے. محمد أبوزہو لکھتے ہیں

"فعلماء الاصول يطلقون لفظ السنة على أقوال النبى صلى الله عليه وسلم وأفعاله و تقريراته، و بعض الأصوليين يطلق لفظ السنة على ما عمل عليه أصحاب رسول الله سواء كان ذلک فی الكتاب العزيز ام عن النبى أم لا كما فعلوا فى جمع المصحف و تدوين الدوا وين و نحوذلک وعلماء الفقه يريدون بالسنة الطريقة المسلوكة فى الدين من غير افتراض ولا وجوب، و علماء الواعظ و الارشاد يريدون بالسنة ما قابل البدعة فيقال عندهم فلان على سنة اذا عمل على وفق ما عمل عليه النبى سواء كان ذلک فما نص عليه فى الكتاب العزيز أم لا و يقال فلان على بدعة اذا عمل على خلاف ذلک و علماء الحديث يريدون بالسنة (على ما ذهب اليه جمهورهم) أقوال النبى و أفعاله و تقريراته و صفاته الخلقية والخلقية و سيره و مغازيه و بعض أخباره قبل البعثة مثل تحنثه فى غار حراء و مثل حسن سيرت والسنة بهذا المعنى مرادفة للحديث النبوى عندهم[20]."

علمائے اصول (اصولیین) لفظ سنت کا اطلاق نبی کریم ﷺ کے اقوال و افعال اور تقریرات پر کرتے ہیں، جبکہ بعض علماء تعامل صحابہ پر بھی سنت کا لفظ بولتے ہیں۔ خواہ وہ قرآن مجید یا رسول اکرم ﷺ سے ثابت ہو یا نہ ہو۔

علمائے فقہ سنت سے مراد "الطريقة المسلوكة فى الدين" لیتے ہیں، قطع نظر اس بات کے کہ فرض ہو یا واجب۔

علمائے وعظ وارشاد سنت بدعت کی ضد قرار دیتے ہیں۔ جو شخص رسول اکرم ﷺ کے راستے پر گامزن ہو اس کو وہ سنت پر عامل قرار دیتے ہیں۔ خواہ قرآن کریم میں اس کے معمولات کی تصریح ہو یا نہ ہو، اور جس آدمی کا طرز عمل اس کے خلاف ہو اس کو وہ بدعتی کہتے ہیں۔

جمہور محدثین سنت سے مراد آپ ﷺ کے اقوال و افعال اور تقریرات، آپ کے اخلاق و عادات، مغازی اور ما قبل بعثت کے حالات (غار حرا کی خلوت نشینی وغیرہ) لیتے ہیں۔ سنت کا یہ مفہوم ان کے نزدیک حدیث کا مترادف ہے، اور دونوں میں کوئی فرق نہیں پایا جاتا۔ فقہی و قانونی میدان میں سنت کی اصطلاح کی وضاحت کرتے ہوئے ڈاکٹر احمد حسن لکھتے ہیں:

"When this term is used in Islamic law and doctrine, it refers to the normative practice set up by the prophet as a model, which, so long as he was alive, was his unique privilege. In the succeeding

generations it stood for the usage of the early Muslims as representing the Sunnah of the prophet[21]."

ان کے بقول جب یہ اصطلاح (سنت) اسلامی اصول و قوانین میں استعمال ہو، تو اس سے مراد وہ معیاری طرز عمل اور مثالی طریق کار ہوتا ہے جسے رسول اکرم ﷺ نے بطور نمونہ مقرر کیا ہو، اور آپ کی حیات میں بلا شرکت غیرے آپ ﷺ کے طرز عمل کے ساتھ مخصوص تھا۔ بعد کی نسلوں میں سنت کا لفظ ابتدائی دور کے مسلمانوں کے اس تعامل کے لیے استعمال ہونے لگا جو سنت رسول ﷺ کی ترجمانی کرتا تھا۔

سنت رسول عہد نبوی ہی سے مسلمانوں کے لیے دوسرا بڑا تشریعی و قانونی ماخذ تھا۔ آپ ﷺ کے دور رسالت میں آپ ﷺ کے طرز عمل یا آپ کی منشاء کے موافق عمل کا نام سنت کی پیروی تھا۔ صحابہ کرامؓ اپنی زندگیوں کو قرآن کے مطابق اس طرح ڈھالتے تھے جس طرح اس کی تشریح و تمثیل رسول اکرم ﷺ کے اسوہ سے ہوتی تھی۔ رسول کی سنت سے مراد جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے وہ معیاری طرز عمل اور مثالی طریق ہوتا، جو آپ کی حیات میں آپ ﷺ کی ذات کے ساتھ خاص تھا۔ حجۃ الوداع کے موقع پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں؛ ایک کتاب اللہ اور دوسری اپنی سنت [22]۔

قرآن کے ساتھ سنت کا تذکرہ اس بات کی نشاندہی کر رہا ہے کہ یہ لفظ رسول اللہ کی زندگی میں آپ کے لیے خاص تھا، اور اس سے مراد معاشرتی رسوم و عادات نہیں بلکہ آپ ﷺ کا معیاری طرز عمل تھا۔

مستشرقین کا تصور سنت

پروفیسر جوزف شاخت کے بقول قدیم فقہی مکاتب فکر سنت سے مراد معاشرے کا مثالی طرز عمل (جس کی اصل میں نصوص کی تاثیر ضروری نہیں) لیتے تھے، اسی طرح وہ کہتا ہے کہ سنت کو رسول اللہ ﷺ کے عمل کے ساتھ خاص کرنے کا اہتمام بہت بعد میں ہوا۔ وہ لکھتا ہے:

"The ancient schools of law shared to old concept of Sunna or living tradition as the ideal practice of the community, expressed in the accepted doctrine of the school. It was not yet exclusively embodied in traditions from the prophet[23]."

پروفیسر شاخت کی مذکورہ رائے اصابت پر مبنی نہیں ہے۔ کیونکہ مستشرقین کا ایک بڑا المیہ یہ ہے کہ وہ اسلام یا مسلمانوں کے بارے میں لکھتے ہوئے مسلمانوں کے نقطۂ نظر کو جانے اور مانے بغیر اپنی رائے کو اسلام یا مسلمانوں کی رائے قرار دینے پر زور دیتے ہیں۔ حالانکہ ابتدائی دور کی دستیاب تصنیفات سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ قدیم فقہی مدارس سنت سے مراد امت کا وہ عمل لیتے تھے جسے رسول اللہ ﷺ کی مشہور و معروف احادیث، آپ ﷺ کے عمل یا آپ ﷺ کے اصحاب اور تابعین کی روایات و عمل کی تائید حاصل ہو۔

جوزف شاخت کے بقول امام شافعیؒ وہ پہلے آدمی ہیں جنہوں نے سنت سے مراد رسول اللہ ﷺ کا معیاری طرز عمل اور مثالی طریق لیا۔ ان سے قبل سنت کو رسول اللہ ﷺ سے منسوب نہیں کیا جاتا تھا۔ وہ لکھتا ہے:

"Shafii was the first lawyer to define Sunna as the model behavior of the prophet, in contrast with his predecessors for whom it was not necessarily connected with the prophet, but represented the traditional albeit ideal, usage of the community, forming their "Living tradition' on an equal footing with customary or generally agreed practices[24]."

پروفیسر شاخت کا مذکورہ دعویٰ معروضیت پسندی سے انحراف کا اظہار ہے۔ مسلمان معاشرے میں عہد نبوی سے ہی نص قرآنی کی روشنی میں آپ ﷺ کے اسوہ کو معیاری اسوہ کے طور پر اختیار کیا گیا اور سنت کی اصطلاح جیسا کہ ذکر کیا جا چکا ہے رسول اللہ ﷺ کے مثالی طرز عمل کے لیے خاص تھی۔ جوزف شاخت نے فقہ اسلامی اور اس کے مآخذ و مصادر کو موضوع تحقیق بنایا، لیکن دوسری صدی کے عظیم فقہی ذخیرے مؤطا امام مالک کی بجائے دوسری صدی ہجری کے آخری حصے میں موجود امام شافعیؒ کے فقہی کام کو بنیاد بنایا۔ اس کے اس طرز عمل سے پتہ چلتا ہے کہ وہ حقائق تک رسائی کے بجائے نئے "حقائق" تخلیق کرنا چاہتا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ امام شافعیؒ سے پہلے یہ عام اصول تھا کہ آثار صحابہ و تابعین کا حوالہ بطور سند کے دیا جاتا تھا۔ اس کے بقول شاذ و نادر ہی ایسا ہوا کہ کسی مسئلے میں حدیث نبوی کا حوالہ دیا گیا ہو اور اس طرح کا حوالہ محض ایک استثناء کی حیثیت رکھتا۔ یہ امام شافعیؒ کا کام ہے کہ انہوں نے اس استثناء کو ایک اصول بنا دیا۔ مذکورہ عمل کے پیش نظر شاخت کا کہنا ہے کہ صحابہ و تابعین کے آثار کو رسول اکرم ﷺ سے منسوب حدیثوں پر تقدم زمانی حاصل ہے۔ وہ لکھتا ہے:

"Two generations before Shafii reference to traditions from companions and successors was the rule, to traditions from the prophet himself the exception, and it was left to Shafii to make the exception his rule. We shall have to conclude that, generally and broadly speaking, traditions from companions and successors are earlier than those from the prophet[25]."

شاخت کا یہ دعویٰ بھی اس کے مجموعی نظام فکر کا رنگ لیے ہوئے ہے، کہ ابتدائی ادوار میں حدیث موجود نہیں تھی اور بعد میں وضع کر کے اسے رسول کی طرف منسوب کیا گیا۔ امام شافعیؒ سے پہلے صدر اسلام میں تعامل کو معیار سمجھا جاتا رہا اور اس وقت چونکہ مسلمانوں کا طرز عمل رسول اکرم ﷺ کے عمل کے عین مطابق تھا اس لیے اس وقت کے تعامل کو کسی کی سند کی تائید کی ضرورت نہیں تھی۔ آپ ﷺ کے قانونی فیصلوں کا ایک کثیر حصہ تعامل بن چکا تھا۔ اس لیے ہر مسئلے میں حدیث کا حوالہ دینے کی چنداں ضرورت نہیں۔ اسی طرح صحابہ و تابعین کے منقول آثار بھی در حقیقت حدیث رسول ہی سے ماخوذ و مستنبط امور کے حامل ہوتے۔ امام شافعی کے دور میں چونکہ مثالی و معیاری سنت اور تعامل میں موافقت کم ہوتی گئی، اس لیے تعامل کی صحت کو جانچنے کے لیے حدیث کی تائید کی ضرورت پڑی اور پھر حدیث کا حوالہ دینے کا زیادہ اہتمام ہوا۔

مستشرقین قرآن کی طرح حدیث کو بھی اسلامی قانون کی اساس نہیں ٹھہراتے۔ جوزف شاخت لکھتا ہے:

"The traditions from the prophet do not form together with the Quran, the original basis of Muhammadan law, but an innovation begun at a time when some of its foundations already existed[26]."

پروفیسر شاخت کے بقول رسول اکرم ﷺ کی احادیث نے قرآن مجید کے ساتھ مل کر اسلامی قانون کی بنیادیں فراہم نہیں کیں، بلکہ کچھ بنیادیں پہلے موجود تھیں۔ان کے بعد قرآن وسنت کو بنیاد ٹھہرایا گیا۔

شاخت کی مذکورہ رائے اسلامی قانون کی بنیادوں کے بارے شک پیدا کرنے کی ایک کوشش ہے، ورنہ جیسا ما قبل ذکر کیا جا چکا ہے کہ حدیث اسلامی قانون کا دوسرا ماخذ ہے اور اس بات کا ادراک مسلمان معاشرے کو شروع دن سے ہے۔ نص قرآنی نے آپ ﷺ کو قانون سازی کے اختیارات دیئے۔آپ ﷺ کے احکامات وفیصلوں کو محفوظ بھی کیا گیا اور انہیں قانونی اصول کے طور پر اختیار بھی کیا گیا۔

فقہ اسلامی کی تعمیر وترقی اور حدیث رسول ﷺ

فقہ اسلامی کی تعمیر وترقی میں حدیث رسول ﷺ کے حصے کی وضاحت ڈاکٹر ظفر اسحاق انصاری نے ایک مثال کے ذریعے پیش کی ہے۔وہ کاروبار وتجارت کے بارے میں قرآنی مواد کا تذکرہ کرتے ہیں۔انہوں نے ان آیات کی نشاندہی کی ہے جو ایمان والوں کو ناپ تول میں دیانت اپنانے رکھنے کا کہتی ہیں۔

سورۃ نمبر	آیت نمبر	سورۃ نمبر	آیت نمبر
7	85	6	152
17	35	11	85
55	8-9	26	181-3
2	275	83	1-3
62	9	4	29
5	3	2	173
6	118-19	5	80
		16	115

اس کے بعد مذکورہ موضوعات میں ادب حدیث کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جب تجارت کے بارے میں رسول اللہ کی روایات کو دیکھا جائے جو صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی کتاب البیوع میں مذکور ہیں، توانسان حیران رہ جاتا ہے کہ تجارت کے بارے میں روایات بڑے پیمانے پر وہی کچھ بیان کر رہی ہیں جو قرآنی آیات میں سوال کے جواب میں ذکر کیا گیا ہے۔

> *"When one to study the tradition from the prophet on business transactions which are common to the book of sale" in Al-Bukhari and Muslim, one would be struck, first of all, by the fact that the traditions from the Prophet relating to business transactions display many of the same features displayed by the Quranic verses on the questions[27]."*

ایک ہی موضوع پر رسول اکرم ﷺ کی تعلیمات کے مطالعہ سے ثابت ہوتا ہے کہ اصولی طور پر یہ آپس میں جڑی ہیں اور ایک ہی طرح کے رویے کا اظہار کرتی دکھائی دیتی ہیں۔قرآن وحدیث کے اس گہرے تعلق کے بارے میں بحث سمیٹتے ہوئے لکھتے ہیں

> *"Such a study makes it quite evident that the traditions from the prophet and the provisions in the Quran on the same subject are organically related, are vitally interlinked, and exhibit, broadly speaking „similar attitude and orientation[28]."*

ایک ہی موضوع پر آیات و روایات کا گہرا ربط اور ہم آہنگی دونوں مصادر کے گہرے تعلق کی آئینہ دار ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس سے فقہ اسلامی میں حدیث کے حصے (Contribution) اور بنیادی کردار کا بھی اظہار ہوتا ہے۔

خلاصہ بحث

اسلامی قانون کے جملہ امور کا باریک بینی سے جائزہ لیا جائے تو یہی دو مصادر (قرآن و حدیث) واضح طور پر موجود دکھائی دیتے ہیں۔ اس لیے بغیر پختہ دلائل کے محض ذاتی آراء کو حقائق بنا کر پیش کرنا عملی بددیانتی کے زمرے میں آتا ہے۔ مستشرقین اپنی تحقیقات میں دانستہ یا غیر دانستہ طور پر اسلامی فقہ اور قانون کے دوسرے ماخذ سنت رسول کی حیثیت اور مقام و مرتبہ کو مشکوک بنانے کے لیے کوشاں دکھائی دیتے ہیں۔ لیکن ان کے نتائج تحقیق حقیقت سے لگاؤ نہیں کھاتے، جیسا کہ مقالہ ہذا میں پیش کیا گیا ہے۔ سنت رسول اسلامی قانون و شریعت کا دوسرا ماخذ ہے اور اسلامی علوم میں اس کا یہ مقام عہد رسالت ہی میں طے ہو گیا تھا۔ رسول اکرم ﷺ نے فقہی و قانونی امور میں دلچسپی اور ان میں رہنمائی کا نہ صرف فریضہ سرانجام دیا، بلکہ صحابہ کرام سے میادین تعقل و تفقہ میں مختلف مواقع پر مشق کروا کر ان کی تربیت بھی کی۔ عہد رسالت میں فقہی و قانونی معاملات اور ان سے متعلقہ سرگرمیوں سے دستیاب مواد اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ قانون اور اس سے متعلقہ امور میں رہنمائی آپ ﷺ کے فرائض میں شامل تھی۔ اور سنت رسول آپ ﷺ کے عہد ہی میں فقہ و قانون کا دوسرا ماخذ تھا، اور خلفائے راشدین اور بعد کے ادوار میں بھی آئمہ دین اور امت مسلمہ نے سنت و حدیث کو قانون کا مصدر ہی تسلیم کیا۔

حواشی وحوالہ جات

1 Schacht, Joseph, *An Introduction to Islamic Law,Oxford University Press,1982, p.11*
2 *Ibid, p.11*
3 *Anderson, J.N.D. "Recent Developments in Shariah Law" Muslim World, 40 (1950), p.245*
4 *Hurgronje ,C.Snouck Muhammadanism, New, New York, Putnum, 1916, p.60*
5 *Tyan, E. Historid De L'organisation Judiciare En Pays D'islam, Leiden,p.64*
6 *An Introduction to Islamic Law*, P 19

7 سورۃ النحل ۱٦: ۴۴

8 الشیرازی، ابو اسحاق، طبقات الفقہاء: ۳، بیروت، دار القلم (س-ن)

9 *Al-Azmi, M. Mustafa, On Schacht's Origin of Muhammadan Jurisprudence, Lahore, Suhail Academy 2004, p.20*

10 سورۃ المائدہ ۵: ۴۸

11 ابن قیم الجوزیۃ، ابی عبداللہ محمد بن ابی بکر، اعلام الموقعین عن رب العالمین ۱: ٦۵، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ، دار ابن الجوزی، الطبعۃ الاولی، ۱۴۲۳ھ

12 *Ansari, Zafar Ishaq, The Contribution of The Quran and The Prophet to The Development of Islamic Fiqh, Journal of Islamic Studies (Oxford) 3:2 (1992) p.158*
13 *Ibid, p.159*

14 *Goldziher, Ignaz, Introduction ot Islamic Theology and Law,New Jersey, Princetion University Press,1981 p.38*

15 *Schacht, Joseph, An Introduction to Islamic Law, Oxford ,Clarendon Press 1982 p.17-18*

16 Margoliouth, D.S, The Early Development of Muhammadanism,The Hibbert Lectures Series, London, University of London,1913,p.70

17 Bravmann, M.M., The Spirtual Background of Early Islam; Studies in *Ancient Arab Concepts, Leiden, 1972, p.79*

18 امام ابن ماجہ، أبوعبداللہ محمد بن یزید القزويني، سنن ابن ماجہ، کتاب الایمان، باب من سن سنۃ اوسیئۃ، حدیث (۲۰۷) داراحیاء الکتب العربیہ، فیصل عیسی البابي الحلبی (س۔ن)

19 الزوزنی، ابو عبداللہ الحسین بن احمد، شرح المعلقات السبعۃ: ۱۰۹، الدار العالمیۃ، مصر، ۱۹۹۳ء

20 ابو زہو محمد، الحدیث والمحدثون: ۹-۱۰، شرکۃ الطباعۃ، الریاض، ۱۹۴۸ء

21 *Ahamd Hasan,The Early Development of Islamic Jurisprudence ,Islamabad, Islamic Research Institute (IIUI) 2006, p.86*

22 ابن ہشام، أبو محمد عبدالملک بن ہشام، سیرۃ النبی ۶: ۳۳۷، القاہرہ، دارالنوادر (س۔ن)

23 *The Origins of Muhammadan Jurisprudence, p.80*

24 *The Origins of Muhammadan Jurisprudence, p.2*

25 *bid ,p.3*

26 *The Origins of Muhammadan Jurisprudence, p.24.*

27 Ansari, Zafar Ishaq, The Contribution of The Quran and The Prophet to The Development of Islamic Fiqh ,p.167

28 *Ibid p.168*